REGD L. No 5264
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۶۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

یوم یکشنبہ
قیمت فی پرچہ ۱؎
۹ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۴ اخاء ۱۳۲۸ ش	۴ ستمبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۰۳

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۳۱ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔۔۔ سیدہ ام متین صاحبہ کی طبیعت ابھی ناساز ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

یکم ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔۔۔ سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت بھی اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔۔۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دیگر افراد خاندان نبوت خیریت سے ہیں ثم الحمد للہ ۔۔۔ کل ۴½ بجے شام شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کوئٹہ تشریف لائے ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

نئی تجاویز کے متعلق پاکستان کے جواب کو آخری شکل دی جا رہی ہے

مرکزی کابینہ کے پورے اجلاس میں تفصیلی غور و خوض

کراچی ۳ ستمبر۔ آج رات حکومت پاکستان کی مرکزی کابینہ کا پورا اجلاس ہو رہا ہے جس میں کشمیر کمیشن کی تازہ ترین تجویزوں کے متعلق پاکستان کے جواب کو آخری شکل دی جائے گی۔ کل رات کشمیر کے متعلق کابینہ کی سب کمیٹی نے ان تجاویز کے متعلق تفصیلی بحث کی۔ اس کمیٹی کے اجلاس میں وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان۔ وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین اور امور کشمیر کے وزیر مشتاق احمد گورمانی موجود تھے مسٹر مشتاق احمد گورمانی جو کل رات ہی راولپنڈی سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے ہیں پیر کو واپس راولپنڈی روانہ ہونے والے تھے لیکن اب انہوں نے اپنی روانگی ملتوی کر دی ہے۔

واشنگٹن میں پاکستان اور دولت مشترکہ کے دوسرے ممالک کے نمائندوں کا اہم اجلاس

مالی کانفرنس کے ایجنڈے پر غور و خوض

واشنگٹن ۳ ستمبر۔ آج برطانوی سفیر مقیم واشنگٹن نے پاکستان اور دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے نمائندوں کو ایک مشترکہ کانفرنس میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے۔ اس اجلاس میں برطانیہ امریکہ اور کینیڈا کے درمیان عنقریب منعقد ہونے والی مالی کانفرنس کے ایجنڈے پر غور کیا جائے گا۔ دولت مشترکہ کے تمام ممبر ممالک کے نمائندے متعلقہ امور کے بارے میں اپنے اپنے خیالات و نقطہ ہائے نظر کی وضاحت کریں گے۔ یہ نمائندے اگلے منگل کو برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون اور وزیر خزانہ سر سٹیفورڈ کرپس سے بھی ملاقات کر رہے ہیں۔ یاد رہے مالی کانفرنس کا اجلاس اگلے بدھ کو واشنگٹن میں منعقد ہو گا۔

چین کے کمیونسٹ لیڈروں کی گرفتاری کا حکم

کنٹن ۳ ستمبر۔ چین کی نیشنلسٹ حکومت نے انیس ۱۹ کمیونسٹ لیڈروں کی گرفتاری کا حکم دیا ہے۔ ان میں تمام سرکردہ کمیونسٹ شامل ہیں۔ ان پر چین کو ایک غیر ملک کے ہاتھوں فروخت کرنے ملک کے امن کو برباد کرنے اور تعمیری کاموں میں روک ڈالنے کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ سرکاری اعلان میں یہ نہیں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ گرفتاری کیونکر عمل میں لائی جائیگی

کشمیر کمیشن کے نمائندوں کی نئی دہلی سے روانگی

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ کشمیر کمیشن کے صدر ڈاکٹر اولڈرک شابل اور جمعیت اقوام کے سیکرٹری جنرل کے ذاتی نمائندے مسٹر ایرک کولبن آج نئی دہلی سے سرینگر روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ عارضی صلح کی گتھی کو سلجھانے کے لئے کمیشن کی تازہ ترین تجاویز کو حکومت ہند کے حوالے کرنے پچھلے منگل کو یہاں آئے تھے۔

کراچی ۳ ستمبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین آج چھ روز کے لئے کراچی سے لاہور روانہ ہو گئے

جنوب مشرقی ایشیا میں نئے برطانوی کمشنر جنرل کا تقرر؟

لنڈن ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا میں مسٹر میلکم میکڈانلڈ کی جگہ لارڈ مونٹ بیٹن کو برطانوی کمشنر جنرل مقرر کیا جائے گا۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی کی کوشش یہ ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن یہ عہدہ قبول کر لینے پر رضامند ہو جائیں کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ چین پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد ملایا سیام اور ایسٹ انڈیز کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی فراست ہی بچا سکتی ہے۔

آزاد کشمیر میں زرعی اصلاحات کا کمیشن

مظفر آباد ۳ ستمبر۔ حکومت آزاد کشمیر نے زرعی اصلاحات کے سلسلہ میں جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ کمیشن کے ممبران آجکل اصلاحات کے متعلق حکومت آزاد کشمیر کے وزیر خزانہ اور وزیر مال سے بات چیت کر رہے ہیں۔

پست اقوام کی فلاح و بہبود کی کمیٹی

ڈھاکہ ۳ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے مشرقی بنگال میں پست اقوام کی فلاح و بہبود اور گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ کمیٹی نے اس سلسلے میں ایک جامع رپورٹ تیار کی ہے۔ جسے وزارت صنعت و حرفت کو پیش کیا جا رہا ہے۔ کل ڈھاکہ میں کمیٹی کے سیکرٹری نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ترقی کی جو سکیمیں تیار کی گئی ہیں۔ سب سے پہلے ڈھاکہ فرید پور کھلنا اور رنگ پور کے اضلاع میں ان پر عمل شروع کیا جائے گا۔ کیونکہ پست اقوام زیادہ تر انہی ضلعوں میں آباد ہیں۔ پست اقوام کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے ان علاقوں میں سروے پارٹیوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ ان سکیموں پر عمل کی نگرانی کے لئے ایک خاص افسر مقرر کیا جا رہا ہے تاکہ پست اقوام کی فلاح و بہبود کا کام بدستور جاری رہے۔

فلسطینی فنڈ میں پاکستان کی طرف سے

ایک لاکھ روپے کی پہلی قسط

قاہرہ ۳ ستمبر۔ قاہرہ کے پاکستانی سفارتخانے نے اتحادی قوموں کے فلسطینی فنڈ میں پاکستان کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ پاکستان نے اس فنڈ میں سات لاکھ روپیہ دینے کا جو وعدہ کیا ہے۔ یہ اس سلسلے کی پہلی قسط ہے۔

نئی تجاویز کے متعلق سردار پٹیل سے مشورہ

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ حکومت ہند کے معاملات کشمیر کے سیکرٹری مسٹر کامکر ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل سے مشورہ کرنے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور شیخ عبد اللہ بھی نئی تجاویز کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے پیر کے روز دہلی پہنچ جائیں گے۔

فوج کے افسران تعلیم کی کانفرنس

راولپنڈی ۳ ستمبر۔ پچھلے ہفتہ مری میں پاکستانی فوج کے افسران تعلیم کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو تین دن تک جاری رہی۔ اس میں تعلیم سے متعلق بہت سے اہم امور پر غور و خوض کیا گیا۔ تعلیمی نظام میں ایسی تبدیلیاں کرنے کا مسئلہ جو وقت کی ضرورت کو پورا کر سکیں خاص طور پر زیر بحث آیا۔ چنانچہ قرار پایا کہ فوج کی تعلیم کا طریقہ بھی شہریوں کے طریقہ تعلیم کی طرح ہی ہونا چاہیئے۔

یہ کبھی برداشت نہ کیا جائیگا کہ باشندگان کشمیر کو آزاد رائے کے اظہار سے محروم کیا جائے

کشمیر کے معاملہ میں امریکہ کی مداخلت پر خان عبد القیوم خان کا بیان

پشاور ۳ ستمبر۔ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے کراچی سے واپس پشاور پہنچنے کے بعد ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر امریکہ یا کسی اور ملک کی مخلصانہ کوشش یہ ہے کہ کشمیر کے جھگڑے کا منصفانہ طریق پر جلد فیصلہ ہو جائے تو پاکستان اس کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس بارے میں سابقہ تجربات کا کوئی خوشگوار نتیجہ برآمد نہیں ہوا ہے۔ کشمیر میں آزاد غیر جانبدار استصواب کے سوا پاکستان کا اور کوئی مطالبہ نہیں ہے چنانچہ اگر کشمیر کے عوام کو آزاد رائے کے اظہار سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو اس کا نہایت شدت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

فلسطین کے احمدی احباب کی یاد میں

تذکّرتکم یا ایّھا الصّلحاء [1]
اے صلحائے عرب مجھے تم ایسے وقت

بلیل وانّی عابر الصّحراء
یاد آئے جبکہ میں مابین الشام والعراق صحرا عبور کر رہا تھا

بحال مروری بالعراق الذّی بہ
اور ایسے حال میں بھی جب کہ میں عراق میں

ثوی ابن علیٍّ غادقا بدماء
سے گذر رہا تھا جہاں کہ حضرت حسینؓ کی قبر ہے

حسینؓ ابن بنت المصطفٰے سیّدالوریٰ
حسینؓ جو کہ سید الوریٰ مصطفٰے صلعم کی بیٹیؓ کے بیٹے ہیں

کفیل الیتامیٰ ملجاء الفقراء
یتیموں کے کفیل اور فقیروں کے ملجاء

وتلفحنی ریح الشّمال ببردھا
جبکہ بادِ شمال اپنی سردی سے مجھے تنگ کر رہی تھی

وماء النّدی قد صار فوق ردائی
اور شبنم کے قطرات میرے کپڑوں پر تھے

وسیّارتی من رکفھا ثمّ قفزھا
اور لاری کے اچھلنے اور کودنے کی وجہ سے

تصوّرت قلبی صار فی امعائی
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا میرا دل انتڑیوں میں آگیا ہے

فقلت لنفسی یا غریبۃ اصبری
اس حالت میں میں نے اپنے نفس کو کہا کہ اے غریب نما فرصبر کر

وطوبیٰ لاھل الصّبر والغرباء
اور مسافر و صبر کرنیوالے بہت خوش قسمت ہوتے ہیں

فیا غائبین الیوم عنی وانّنی
پس اے آج مجھ سے غائب دوستو

بلقیاکم القی الرضا وشقائی
میری رضاء و شفا تمہاری ملاقات اور یاد میں ہی ہے

الم تعلموا انّی وحید بقفرۃ
کیا آپ نہیں جانتے کہ میں اس جنگل بیابان میں اکیلا ہی ہوں گا

اھیم بوادٍ واسع الأرجاء
اور اس وسیع وادی میں سرگردان پھرتا ہوں

احنّ الیکم والدموع کثیرۃ
تمہارا شوق مجھے ستا رہا ہے اور آنکھیں آنسو آلود ہیں

الی اللہ اشکوا وحدتی وعنائی
اللہ تعالیٰ سے ہی اپنی وحدت اور دکھ کی شکایت کرتا ہوں

تذکّرت حسن حدیثکم یا اخوتی
اے میرے عزیزو مجھے تمہاری اچھی باتیں یاد آگئیں

وحسن خلائقکم مع الغرباء
اور مسافروں سے اور غریبوں سے حسن اخلاق بھی

واقدامکم فی التّضحیات وفی التّقیٰ
اور تمہارا قربانیوں اور تقویٰ میں سبقت لے جانا

صبورین فی البأساء والضّراء
اور عسر و یسر میں صابر رہنا یاد آ گیا

وغیرتکم للاحمدیۃ دائماً
اور احمدیت کی خاطر ہمیشہ تمہاری غیرت مندی

ونشر مبادئھا علی الصلحاء
اور احمدیت کے اصولوں کو صلحاء میں پھیلانا بھی

وانّی وان لم یبقنی الدھر بینکم
اور گو زمانے نے مجھے تم میں نہیں رہنے دیا

ولم اتشرّف عندکم ببقاءٍ
اور تمہارے پاس ٹھہرنے کا شرف مجھے حاصل نہیں ہوا

لاعلم انّ اللہ یجمع بیننا
لیکن مجھے یہ علم ہے کہ ایک دن اللہ تعالےٰ

علی کوثرٍ من بعد یوم فناء
ہم سب کو حوضِ کوثر پر جمع کرے گا

وواللہ ما انشدت الّا حقیقۃً
اور خدا کی قسم میں نے حقیقت بیان کی ہے

کفی المرء خزیاً قولہ بریاء
کیونکہ کسی شخص کا ریاکاری کرنا ہی اسکی ذلت کے لئے کافی ہے

فعشتم جمیعاً یا جماعۃ احمد
علیہ سلام اللہ ذوالآلاء
پس اے احمدؑ کی جماعت خدا تمہیں ہمیشہ خوشی کی زندگی دے
اور حضرت احمدؑ پر خدائے ذوالآلاء کی سلامتی ہو

(۱) یدعون لک ابدال الشام وصلحاء العرب — الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کیا بیرونی احمدی احباب کو بخیریت ہیں۔ مگر قادیان کے درویشوں کی طرح ہر وقت خطرے میں ہیں اور بہت مشکلات میں رہ رہے ہیں اس لئے احباب ہمیشہ انکو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون از گلی نمبر ۱۶ متصل مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کیلئے شرح چندہ

تمام مجالس ۱۰ اکتوبر تک اس شرح کیمطابق چندہ بھجوا دیں

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس عاملہ مرکزیہ نے سالانہ اجتماع جو ۳۰-۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کو ربوہ میں ہونا قرار پایا ہے کے لئے چندہ کی حسب ذیل شرح مقرر کی ہے:-

ایک روپیہ سے ۷۵ روپے ماہوار آمد والے خادم کے لئے = ایک روپیہ
۷۶ روپے سے ۱۵۰ روپے ماہوار " " " = ڈیڑھ "
۱۵۱ روپے سے ۲۰۰ " " " " = دو روپے
اس سے زائد آمد والے خادم کے لئے ہر سو روپے پر ایک روپیہ

(۲) یہ چندہ ہر خادم سے وصول کیا جانا ضروری ہے۔ خواہ وہ اجتماع میں کسی وجہ سے شامل ہونے سے معذور ہو۔

(۳) مجالس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سال اجتماع نئی جگہ پر ہونے کی وجہ سے متوقع اخراجات سابقہ سالوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اور اسی بنا پر شرح کو قدرے زائد کیا گیا ہے۔ تمام مجالس سے درخواست ہے کہ ہر خادم سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ وصول کرکے ۱۰ اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ تا اجتماع کے انتظامات مکمل کئے جا سکیں۔

(۴) تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ کے نام اس ہدایت کے ساتھ بھجوائی جائیں کہ یہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کا چندہ ہے جو خدام الاحمدیہ کی امانت میں جمع کیا جائے۔

(۵) اس کے علاوہ ہر شریک ہونے والے خادم کے لئے اپنے ساتھ ایک سیر آٹا لانا ضروری ہوگا

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وفات

والدہ صاحبہ خواجہ عبدالکریم صاحب خالد درویش قادیان ۲۹ ستمبر عرصہ چار ماہ بعارضہ بخار بیمار رہ کر مولا حقیقی سے جا ملی ہیں۔ مرحومہ اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی پر بڑی خوش خوش دنیا سے گئی ہیں۔ باوجود بعض عورتوں کے توجہ دلانے پر بھی آپ نے کبھی کوئی گلہ یا جزع فزع نہیں کیا۔ بلکہ یہی کہا کہ میں اپنے خدا کی رضا پر راضی ہوں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (از عبدالواحد المشہور پہلوان۔ خاص گوجرانوالہ۔ بازار المارپال معرفت اللہ دتا محمد شریف اینڈ کو)

(۲) محترمہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ کلاں حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل (مرحوم) ۱۹ اگست ۱۹۵۹ء بروز جمعہ بمقام جلالپور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اپنی تمام عمر قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ جو آخری وقت تک انجام دیتی رہیں اپنی پندرہ سولہ سالہ برس کی عمر سے ۸۰ سالہ عمر تک مستورات کو قرآن کریم حدیث کی تعلیم دیتی رہیں

درخواست دعا

"خاکسار کے والد محترم حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری چار روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مبارک احمد بقاپوری)

(۲) عرض ہے کہ خاکسار کا لڑکا صالح محمد و لڑکی چار پانچ روز سے بخار میں مبتلا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (خاکسار فتح محمد خان)

امتحان میں کامیابی

عزیزم مظہر سعید قریشی نے گورنمنٹ کالج لاہور سے یونیورسٹی کے بی اور بی ایس سی کے امتحان میں جو کہ گذشتہ مئی میں ہوا تھا ۳۶۲ نمبر لے کر تمام یونیورسٹی میں سیکنڈ پوزیشن لی ہے۔ الحمد للہ (مظہر سعید قریشی)

ص اور دینی مسائل سے آگاہ کرتی رہیں۔ نہایت متحمل مزاج اور ہر حالت میں صابر شاکر اور اقربا و پڑوسی اور اپنے بیگانوں کے ساتھ نہایت ہی ہمدردانہ سلوک رکھنے والی تھیں۔ احباب سے درخواست ہے ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انکو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲؍ ستمبر ۱۹۴۹ء

اسلام کی برتری

اس وقت اکثر دانشمند لوگ جو مسلمان اقوام کی پست حالت کے اسباب پر غور کرتے ہیں۔ اور اس ضمن میں دینِ اسلام کو معرضِ بحث میں لاتے ہیں۔ نادانستہ ایک بنیادی غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے فیصلوں میں سخت غلطی کھا جاتے ہیں۔ یہ بنیادی غلط فہمی یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ اسلامی اصولوں کو مسلمان اقوام کی موجودہ پست حالت کے بٹوں سے تولتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ مسلمان صدیوں تک اسلامی اصولوں کے پابند رہے ہیں۔ پھر بھی اب تک پست حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اسلیئے اسلامی اصول ہی حقیقی ترقی کے راستہ میں حائل ہیں۔ دوسری طرف وہ موجودہ ترقی یافتہ اقوام کی ترقیوں کو دیکھ کر سمجھتے ہیں۔ کہ ان اقوام نے ترقی کا معراج حاصل کر لیا ہے۔ اور انسانی ترقی کے معنی یہی ہیں۔ کہ انسان صنعت میں۔ دنیاوی علوم میں سائنس وغیرہ میں طاق ہو جائے۔ غلط فہمی کے یہ دو پہلو ہیں۔ جو ان کو اسلامی اصولوں پر جارحانہ نکتہ چینی کا مواد مہیا کرتے ہیں۔

اس بات کو واضح تر کرنے کے لئے ہم پھر بیان کرتے ہیں۔ غلط فہمی کا ایک پہلو تو یہ ہے۔ کہ یورپ کی موجودہ مادی ترقی کو وہ انسانیت کی معیاری ترقی سمجھ لیتے ہیں۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمان اقوام اس ترقی کی حامل نہیں ہیں۔ اس لیئے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ اسلامی اصولوں کی پابندی کرتے چلے آئے ہیں۔ اور ان کا یہ ترقی نہ کر سکنا اس پابندی کی وجہ سے ہے۔

اگر ہمارے یہ نکتہ چین دانشمند کسی طرح اپنے ذہنوں کو اس طرزِ فکر کی الجھن سے نکال کر سوچیں تو ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کو ایک ایسا عظیم الشان صحیح زندگی کا ہدایت نامہ پائیں گے کہ جسکی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ اور نہ آئندہ ممکن ہے۔ ہمارے ان دانشمندوں کا اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جانا غیر متوقع اور غیر معمولی چیز نہیں ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ اگر کوئی سوسائٹی جو ایک خاص پروگرام کی عادت کی قائل ہو۔ اور اس پروگرام کی ظاہر اصورت کو دنم رکھنے کے آثار عیاں کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بہترین ہونے کے بھی بلند بانگ دعوے کرتی ہو۔ تو بادی النظر میں ہر کوئی اس سوسائٹی کے حالات سے اس پروگرام کی افادت کے متعلق حکم لگانے کی کوشش کریگا۔ یہ فطری بات ہے۔ لیکن یہ ایسی ہی فطری بات ہے جس طرح ایک بیل کا پودا خطرناک پرانی دیوار میں اگ آیا ہے۔ جس کی نشوونما کا امکان مسدود ہوتا ہے۔ اور جو کبھی اپنے معمولی عروج پر نہیں پہنچ سکتا۔

اس مثال سے ہم یہ بات بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جس طرح دیوار میں اُگنے والے بیل کی ناتمام نشوونما اور پست حالت سے یہ اندازہ کرنا غلط ہوگا۔ کہ پودے کو نشوونما دینے والے عام اصول غلط ہیں۔ اسی طرح کسی قوم کی پست حالت کو دیکھ کر جو کسی خاص پروگرام کی قائل ہو۔ اور اسکی افادت کے بلند بانگ دعوے کرتی ہو۔ یہ اندازہ کرنا غلط ہوگا۔ کہ وہ پروگرام ناکارہ ہے۔ اور اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ دوسرے لفظوں میں مسلمان اقوام کی موجودہ پست حالت سے یہ اندازہ کرنا کہ اسلام کے اصول غلط ہیں۔ ایک مہلک غلطی ہے۔ جس طرح دیوار والے پودے کی ناتمام نشوونما سے نشوونما کے عام اصول غلط نہیں ثابت ہو سکتے۔ اسی طرح مسلمان اقوام کی موجودہ پست حالت سے اسلامی اصولوں کے غلط ہونے کا فتوےٰ نہیں لگایا جا سکتا۔ جس طرح ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دیوار والے پودے کی نشوونما ایک دوسرے اصول کی کارفرمائی سے رک گئی ہے۔ اسی طرح ہم کو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہو سکتا ہے کہ مسلمان اقوام کی موجودہ پست حالت فطرت کے ایک دوسرے قانون کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہو۔ ان اسباب یا اس دوسرے قانون کی تفصیلات بیان کرنا ہماری موجودہ بحث سے باہر ہے۔ لیکن ایک موٹا سا تصور اقبال کے اس شعر سے کیا جا سکتا ہے ؎

آ تجھکو بتاؤں میں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

اب یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ چلو مان لیا۔ کہ اسلامی اصول بہترین ہیں۔ مسلمانوں کی پست حالت سے ان کی غیر افادیت کا اندازہ کرنا غلط ہے۔ کیونکہ مسلمان اقوام قدرت کے ایک دوسرے قانون کے شکنجہ میں آگئی ہیں۔ اور جس طرح دیوار پودے کی پوری نشوونما میں حائل ہو گئی ہے۔ اسی طرح مسلمان اقوام کی پوری نشوونما کے راستہ میں یہ دوسرا قانون حائل ہو گیا ہے۔ اسلامی قانون کی افادت کا عملی نمونہ ان اقوام میں ڈھونڈنا لاحاصل ہے چلو یہ درست ہے۔ مگر سوال جو پیدا ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ اگر صرف قرآن کریم کے اصول ہی انسانیت کی کشتی کو بہترین زندگی کے کنارے پر لگا سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ علوم و فنون کی جو ترقیاں ہم مغربی اقوام میں دیکھ رہے ہیں۔ وہ ایک معتدبہ حالت تک انسانی زندگی کو خوشگوار بنا رہی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری زندگی کی جنت مقصود اب حاصل ہونے ہی والی ہے۔ اگر ہم بھی وہی لائحہ عمل اختیار کر لیں۔ جو یورپین اقوام نے اختیار کیا ہے۔ تو اس میں کیا حرج ہے جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ صنعتی ترقیاں۔ علوم و فنون۔ نئی نئی ایجادات۔ اس لائحہ عمل کو اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ جس کا ثبوت یورپین اقوام پیش کر رہی ہیں۔ خاصکر جبکہ وہ قومیں جو اسلامی اصولوں کی علمبردار بنتی ہیں۔ اس وقت ان ترقیوں کے متضاد ثبوت پیدا کر رہی ہیں۔ یعنی اگر ہم قرآن کریم کی تعلیم کو بالکل نظر انداز کر دیں۔ تو کیا یہ فائدہ جو اس کے بغیر حاصل ہو رہا ہے۔ ہمارے لئے مکتفی نہیں ہے۔ ہم کیوں احیائے اسلام پر زور دینے کی بجائے اسلام کو اپنی حالت پر چھوڑ کر اپنی راہوں پر گامزن نہ ہو جائیں۔ جو راہیں یورپ میں ہمارے موجودہ مشاہدہ اور تجربہ میں ہمیں منزلِ مقصود کے قریب تر پہنچاتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں۔

اس سوال کا جواب سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کا دعویٰ اس کے اپنے ہی لفظوں میں بیان کریں۔ اگرچہ اس مفہوم کو قرآن کریم میں کئی پیراؤں سے بیان کیا گیا ہے۔ ہم یہاں صرف ایک ہی مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

دعویٰ یہ ہے کہ اسلام سب دینوں پر غالب آئیگا۔ اس سے یہ بات نتیجۃً نکلتی ہے۔ کہ اسلام سب دینوں سے برتر ہے۔ لفظ دین میں تمام وہ زندگی کے طریق شامل ہیں۔ جو خواہ ابتداءً الٰہی اشاروں پر منحصر ہوں۔ یا انسان نے اپنی عقل اور دانشمندی سے ایجاد کر رکھے ہوں۔ اس میں جہاں عیسائیت بودھ ازم وغیرہ مذاہب شامل ہیں۔ وہاں تمام فلسفے کے سکول۔ سائنسی نظریات۔ اصول و قوانین الغرض ہر وہ چیز شامل ہے۔ جو زندگی کے معمّہ کو حل کرنے کے لئے اب تک پیش کی گئی ہے۔

مجملاً اسلام کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ وہی اور صرف وہی انسانی زندگی کا مکمل اور واحد حل پیش کرتا ہے۔ دوسرا کوئی دین۔ کوئی طریق۔ کوئی فلسفہ اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ وہی مکمل زندگی کا مکمل لائحہ عمل ہے۔ اس دعوے کے بموجب ہم کہتے ہیں۔ کہ یورپین اقوام نے جو لائحہ زندگی اختیار کیا ہے، اسلام اس سے اعلیٰ اور بہتر لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہم یورپ کی موجودہ سائنسی ترقیوں کو برا سمجھتے ہیں نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ اسلام ایسی ترقیوں کے خلاف نہیں بلکہ ان کا مؤید ہے۔ نہ صرف مؤید ہی ہے۔ بلکہ یہ ترقیاں ہیں ہی اسلام کی مرہونِ منت۔ واقعی یہ بہت بڑا دعویٰ ہے۔ لیکن یہ سچا دعویٰ ہے۔ گذشتہ تیرہ سو سال کی تاریخ عالم سے اس دعویٰ کو حرف بحرف ثابت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسلام کا دعویٰ صرف اتنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ اس کا پیش کردہ لائحہ عمل نہ صرف گذشتہ تمام ادیان پر فائق ہے۔ بلکہ اب بھی فائق ہے۔ اور آئندہ بھی قیامت تک فائق رہے گا۔

ہمارا دعویٰ صرف یہی نہیں۔ کہ اگر اسلام معرضِ وجود میں نہ آتا۔ تو یورپ اپنی موجودہ ترقیوں سے بھی محروم ہوتا۔ بلکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے۔ کہ اسلام دنیا کو ایک دن وہ کچھ بنا دیگا۔ جو اس نے نبی اُمّی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد اور خلافت راشدہ کے وقت دنیا کے اس حصہ کو بنا دیا تھا۔ جو براہِ راست اسلام کے زیر اثر آیا تھا۔

ہم صرف یہی نہیں کہتے۔ کہ اسلام ایسا بنا سکتا ہے۔ بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اسلام ضرور ایک دن تمام دنیا کو ایسا بنا دیگا۔ اس وقت جو کچھ اسلام نے اس حصۂ دنیا کو بنا دیا تھا، جو براہِ راست اسلام کے زیر اثر آیا تھا وہ وہ چیز ہے۔ جو اسلام کی خصوصیت ہے۔ بلکہ جو تمام پیغمبروں کی خصوصیت ہے۔ اس بات پر پھر غور کیجیئے ہم یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ اسلام نہ صرف مادی ترقیوں کا راستہ صاف کرتا ہے۔ بلکہ ان مادی ترقیوں کو انسان کے لئے محفوظ کرنے کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ اور انسان کے لئے ابدی جنت بناتا ہے۔

فرض کیجیئے کہ یورپ نے تمام ممکن ترقیاں حاصل کر لی ہیں۔ یہ بھی فرض کر لیجیئے۔ کہ اس نے انسانی عقل کی حد تک ان کو انسان کے لئے محفوظ کرنے کے طریقے بھی معلوم کر لئے ہیں۔ اسلام ان سب ترقیوں اور ان سب حفاظت کے طریقوں سے بھی بالا چند ایسے اصول پیش کرتا ہے۔ جو پوری زندگی کے ارتقا اور اسکی حفاظت کے ضامن ہیں۔ اس لئے خواہ یورپ یا کوئی اور ملک تکوینی ترقیوں میں کتنا بھی سفر طے کر لے۔ اور کتنا بھی اپنے آپ کو ان ترقیوں کے بد اثرات سے محفوظ کر لے پھر بھی اسلام کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ یعنی تمام انسانی ممکنات کے اوپر ایک چیز۔ اللہ تعالیٰ کا ازلی و ابدی قانون۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ واتممت علیکم نعمتی۔ (باقی)

میاں سلطان احمد درویش کے متعلق
ایک ضروری تصحیح

آج مورخہ ۲ اگست کے الفضل میں میری طرف سے میاں سلطان احمد درویش مرحوم کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں دو غلطیاں ہو گئی ہیں۔ احباب درست فرمالیں۔

(۱) الفاظ "ساڑھے بارہ بجے کے قریب بخار ۱۰۷ درجہ کو پہنچ گیا" کی بجائے یہ الفاظ سمجھے جائیں۔ کہ "ساڑھے گیارہ بجے کے قریب بخار ۱۰۷ درجہ کو پہنچ گیا"۔

(۲) الفاظ "گیارہ بجکر تیس منٹ پر اس مخلص نوجوان نے داعئ اجل کو لبیک کہا" کی بجائے یہ الفاظ سمجھے جائیں۔ کہ "گیارہ بجکر بتیس منٹ پر اس مخلص نوجوان نے داعئ اجل کو لبیک کہا"۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر صاحب الفضل کو خطاب کیا کریں نہ کہ ایڈیٹر کو۔

مجھے اسلام کیوں پیارا ہے؟

انگلستان کی ایک نومسلم خاتون کی تقریر

(تقریر محترمہ مسز عائشہ آرچرڈ صاحبہ بمقام گلاسگو سکاٹ لینڈ) ۲۹ جولائی)

تعارف: احباب کرام کو یاد ہوگا کہ ہمارے سکاٹ لینڈ مشن کے انچارج مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی حال ہی میں انگلستان کے ایک پرانے احمدی دوست مسٹر خیر اللہ ویلز کی دختر نیک اختر سے شادی ہوئی ہے۔ مسٹر ویلز عرصہ ایک سال سے علاقہ کارنوال میں رہائش اختیار کر چکے ہیں اس سے قبل آپ لندن کے قریب قیام پذیر تھے اور وہیں ان کی صاحبزادی نے تعلیم پائی۔ مسٹر ویلز اپنے گھر میں اسلامی ماحول قائم رکھنے کا پورا خیال رکھتے ہیں اور اسی ماحول میں آپ کے بچوں نے پرورش پائی ہے۔ حال ہی میں مجھے گلاسگو جانے کا اتفاق ہوا جہاں ہمارے سکاٹ لینڈ مشن کا ہیڈ آفس ہے یہاں سے مسٹر بشیر احمد آرچرڈ گلاسگو اور اس کے نواحی علاقہ نیز ڈنبرا میں تبلیغی سرگرمی جاری رکھتے ہیں۔ مسز عائشہ آرچرڈ نہ صرف خاوند کے مشن ورک میں ہاتھ بٹاتی ہیں بلکہ تبلیغ کے لئے اسی جوش اور اخلاص سے کام کر رہی ہیں۔ جیساکہ خود مسٹر آرچرڈ۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت دے آمین۔ (خاکسار۔ محمد عبداللہ واقف زندگی مقیم انگلستان)

مجھے اس موقعہ پر حاضر ہو کر آپ کے سامنے ایک ایسا مذہب پیش کرنے سے بڑی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ جو میرے نزدیک دنیا کے تمام مذاہب میں سے جاذب نظر اور طاقتور مذہب ہے قرآن مجید پر ایمان لانے سے اور ان معتقدات کے مطابق عمل اختیار کرنے سے مجھے زندگی کی انتہائی تسکین حاصل ہوتی ہے میری دنیا بھر کی خواہشات اور ضروریات کیلئے اسلام کامل رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ نماز اور دعا کے ذریعہ میرے روحانی تقاضے تسکین پاتے ہیں۔ اور میں ہر امر میں ایسے عمل کی تحریک پاتی ہوں جو بنی نوع انسان کے لئے مفید اور قابل تقلید ہو سکے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام جو بانی سلسلہ کے فرزند ارجمند ہیں اور اپنے تقویٰ و طہارت کی بنا پر خلیفہ ثانی منتخب ہوئے ہیں حال ہی میں ایک خط کے ذریعہ مجھے مخاطب فرماتے ہوئے یورپین لوگوں کی حالت سے گہری واقفیت کا ثبوت دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"میرا یہ احساس ہے کہ یورپین لوگ اور خاص طور پر ان کی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ اسلامی تعلیمات ناقابل عمل ہیں یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ محض نظریاتی ہیں۔ مرد عورتوں کو مخاطب کریں۔ تو عورتیں بالعموم ان کے اخلاص کے بارہ میں متردد رہتی ہیں یا کم از کم یہ خیال کرتی ہیں کہ مرد ان کی مشکلات کو پوری طرح نہیں سمجھتے"

ان وجوہ کی بنا پر جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ سے ظاہر ہیں میں اپنے مذہب کے عملی اور ذاتی تاثر کے پہلو کو اس چھوٹی سی تقریر کے ذریعہ ظاہر کرنا چاہتی ہوں۔

میں نے اسلام کو ایک زندہ مذہب پایا ہے جیسا کہ یہ خود اس امر کا دعوےٰ کرتا ہے۔ زندہ مذہب سے کیا مراد ہے؟ اسلام کو زندہ مذہب بیان کرنے سے یقیناً یہی مراد ہے کہ یہ ایک عالمگیر مذہب ہے جو ہماری تمام عملی زندگی کے لئے کامل و مکمل شریعت پیش کرتا ہے ایسی شریعت کہ جو ہمارے رجحانات الٰہی اللہ سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ اسلامی نماز عجز و انکسار کا بہترین نمونہ ہے اور ہماری زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہے مسلمان جہاں بھی ہو پانچ مختلف مقررہ اوقات میں ہر روز فریضہ نماز ادا کرتا ہے اور ہم مشاہدہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ آج مسلمانوں میں متعدد تقویٰ شعار لوگ ملتے ہیں جو اسلام پر عمل کر کے تعلق باللہ حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور واقعی اس بلند مقام کو حاصل کر چکے ہیں۔

پس اسلام کی تعلیمات قبول کرنے میں جو بات میرے لئے سب سے زیادہ وزنی ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اسی بنا پر میں قرآن مجید کے ارشادات کی کبھی قدر کی توفیق پاتی ہوں اور ان کو قابل عمل یقین کرتی ہوں نہایت معقول دلائل کی بنا پر مجھے یقین ہے کہ یہ تمام احکام سراسر میرے فائدہ کے لئے ہیں اور صرف میرے ہی فائدہ کے لئے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہیں میں ایک مثال سے واضح کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ اسلام کے ذریعہ کس طرح چہرہ نمائی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ سلسلہ احمدیہ جب ترقی کرنے لگا تو آپ نے مرکز سلسلہ یعنی قادیان میں ایک ہائی سکول کی بنیاد رکھی تاکہ ہماری آئندہ نسلیں دین و دنیا کی تعلیم ایک ساتھ حاصل کر سکیں۔ اس سکول میں ایک طالب علم داخل ہوا جس کا نام عبدالکریم تھا اور سینکڑوں میل اپنے گھر سے دور وہاں تعلیم حاصل کرنے آیا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ عبدالکریم کو ایک دیوانے کتے نے کاٹ لیا اسے فوراً ایک خاص ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ جہاں وہ زیر علاج رہا اور کچھ عرصہ بعد شفا یافتہ سمجھ کر ڈسچارج کر دیا گیا مگر قادیان واپسی پر مرض کا دوبارہ حملہ ہوا اور ہائیڈروفوبیا کے آثار ظاہر ہو گئے۔ جو شخص بھی قریب آتے اسے دانتوں سے کاٹنے کے لئے وہ حملہ آور ہونے لگا۔ بعض وقت مرض کا دورہ ہٹتا تو وہ اپنی حرکات پر نادم ہوتا اور اپنے تیمارداروں سے درخواست کرتا کہ وہ اسے چھوڑ کر چلے جائیں۔ مبادا اس کے ذریعہ انہیں گزند پہنچ جائے۔ اس کی حالت سرعت سے خراب ہونے لگی تو سکول کے ہیڈ ماسٹر کی طرف سے اس ہسپتال کے ڈاکٹر انچارج کو تار دیا گیا جہاں عبدالکریم کا علاج پہلے ہو چکا تھا کہ اب نئے حالات میں کیا کرنا چاہیئے تار کا جواب آیا "افسوس ہے کہ عبدالکریم اب لاعلاج ہے" ایک تو یہ طالب علم دور دراز علاقہ سے آیا تھا۔ دوسرے اس کی موت سے اس علاقہ کے لوگوں پر بھی برا اثر ہونے کا اندیشہ تھا۔ کیونکہ وہ لوگ کچھ پڑھے لکھے نہ تھے اور موٹی عقل کے مالک تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس طالب علم کی حالت دیکھ کر خاص دعا کی تحریک ہوئی۔ آپ کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور عبدالکریم جس کی زندگی سے قطعاً مایوسی ہو چکی تھی اور جس کی تکلیف ایک ہولناک منظر تھی، خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل صحتیاب ہو گیا۔ ڈاکٹری علوم سے واقف کار خوب جانتے ہیں ہائیڈروفوبیا کا جس پر ایک بار حملہ ہو جائے۔ دنیا کا کوئی علاج اسے بچا نہیں سکتا اور اس کی موت ٹل نہیں سکتی۔ میڈیکل سائنس میں کسی ایک کیس کا بھی ریکارڈ نہیں جس میں ہائیڈروفوبیا کے فی الواقع حملہ ہو چکنے کے بعد کوئی شخص موت کے پنجہ سے بچ رکا ہو۔ چنانچہ عبدالکریم کی صحت کی خبر جب ہسپتال میں پہنچی تو وہاں سے خط آیا کہ ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا تھا۔ کہ عبدالکریم کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کہ اس پر ہائیڈروفوبیا کا حملہ ہوا ہے مگر اب ہمیں یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ وہ دعا کے نتیجہ میں صحتیاب ہو گیا ہے۔ ہم نے اس طرح کی صحتیابی پہلے کبھی نہیں سنی"

یہ ایک مثال ہے اس حقیقی شفا کی جو دعا کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود برحق ہے اور اسلام پر عمل کرنے والوں کے درمیان وہ خاص جلوہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

اب میں بعض ان غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا چاہتی ہوں۔ جو غیر مسلموں کے اندر اسلام میں عورت کی حیثیت کے بارہ میں رائج ہو گئی ہیں۔ ان میں سے ایک سوال پردہ کا ہے جس کو نقاب پوشی بھی کہا جاتا ہے۔ پردہ کے متعلق میں نے یہی سمجھا ہے کہ پردہ قید یا غلامی کے مترادف نہیں بلکہ عورت کی حیثیت کو محفوظ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر گھر کے اندر عورت کے اختیارات اسلامی تعلیم کی رو سے پوری طرح مسلّم ہیں نقاب محض حیا کے اظہار کا ذریعہ ہے اور عورت کی ذہنی سرگرمی میں روک کا باعث ہرگز نہیں ہوتا۔ پردہ کی رعائت سے مرد استادوں سے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے میں بھی عورتوں کو کوئی روک پیدا نہیں ہوتی۔ ایک اور سراسر غلط خیال پیدا ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ عورتوں کو مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ مساجد میں اجتماعی نمازوں کے لئے اکثر جاتی ہیں۔ البتہ کھڑی مردوں سے الگ ہوتی ہیں۔ یہ امر واقع ہے کہ اسلام میں عورت کو بہت سے ایسے حقوق حاصل ہیں جو دوسرے مذاہب کی عورتوں کو ابھی میسر نہیں ہو سکے۔ مثلاً ورثہ کا قانون ہے۔ اسلام گھر کے تمام افراد کو بیویوں اور دختروں سمیت جائداد میں حصہ دار قرار دیتا ہے

قرآن مجید میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے بارہ میں خود قرآن مجید کے بیان کردہ معقول دلائل میرے دل میں اتر گئے ہیں۔ قرآن مجید مجھے اس لئے بھی پیارا ہے۔ کہ یہ حصول علم کی طرف توجہ پر زور دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ آباء کے مذہب کی اندھا دھند تقلید نہ کرو بلکہ خود سوچ سمجھ کر صحیح رستہ اختیار کرو۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

عربی آج بھی ایک زندہ زبان ہے۔ جس طرح قرآن مجید کے نازل ہونے کے وقت تھی۔ اس لئے اسلامی تعلیمات اپنی اصل ابتدائی شکل میں آج تک محفوظ ہیں۔ اور عربی بولنے والے لوگ اسے آج بھی پوری طرح سمجھ سکتے ہیں۔

اسلام امن و سلامتی اور رواداری کا مذہب ہے اگر کسی شخص کے پاس کوئی صداقت ہے۔ تو اسے جھگڑے کی کچھ احتیاج نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ دین میں جبر کی گنجائش نہیں۔ رواداری کی نہایت ہی اعلیٰ مثال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت پیش کی۔ جب آپ نے اپنی مسجد میں عیسائیوں کو گرجا کرنے کی اجازت فرمائی۔ میرے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہایت ایمان پرور ہے۔ آپ راستبازی کے معیار میں اس قدر ثابت قدم تھے۔ کہ اپنی قوم میں "صدوق" اور "امین" کہلاتے۔ انہیں اس امر کی شدید خواہش تھی۔ کہ تمام مسلمان بھی ایسے معیار صداقت کو اختیار کریں۔ جو خود آپ نے قائم کیا تھا۔ آپ نے صداقت نیکی احسان اور حقیقی اخلاق کی بنیاد قرار دیا آپ نے تعلیم دی کہ وہی شخص فی الواقعہ راستباز ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک راستباز ہے آپ لوگوں کی کمزوریوں اور لغزشوں سے درگذر فرماتے آپ تقویٰ شعار لوگوں کی صحبت پسند فرماتے۔ مگر اپنے ساتھیوں میں سے کسی میں کوئی کمزوری دیکھتے تو نہایت نرمی کے ساتھ نصیحت فرماتے۔ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے لئے ضروری ہے کہ میں اپنے مذہب کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کروں۔ اور پورے جوش اور اخلاص سے قرآن مجید کی ہدایات کی پیروی کروں۔ تاکہ روحانی ترقیات حاصل کر سکوں

اس مضمون کو میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان روح پرور الفاظ پر ختم کرتی ہوں۔

"اسلام کے احیاء کا وقت آچکا ہے۔ اب اسے کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ یہ صرف ایک طاقتور اور زبردست دریا میں سے تھوڑا سا پانی پی لینے کا سوال ہے۔ دریا کو تو ضرور چلنا ہے۔ اور چلتا رہے گا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس دریا کے پانی سے اپنی پیاس بجھائیں اور اس سے بڑھ کر وہ لوگ خوش قسمت ہیں۔ جو اس پانی کو دوسرے پیاسے لوگوں کے پاس لے جائیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کا ہتھیار بنا دیں۔" (ترجمہ از انگریزی)

درخواست دعا:۔ عزیزی نور علی کے لئے درد دل سے احباب دعا کریں۔ (حکیم یوسف علی مالک مفرح حیات دواخانہ فلیمنگ روڈ ٹھنڈی کھوہی لاہور)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ ماہ مئی جون

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس تبلیغ مشرقی افریقہ)

(۲)

ٹانگہ سے حکیم محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس عرصہ میں ٹانگہ کے قریب ایک جگہ Muhesa میں جہاں عیسائیوں کا بڑا مشن ہے ایک لیکچر پبلک میں دیا۔ ۲۶۰ کے قریب آدمی شریک ہوئے۔ دوسرا لیکچر آپ نے افریقن گورنمنٹ سکول میں دیا۔ اور اسلام کی خوبیاں آپ نے بیان فرمائیں۔ ہر دو لیکچروں کے متعلق عام مسلمانوں نے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ان لیکچروں میں عیسائیوں کے سوالات کے جوابات بھی آپ نے دیئے اور عیسائیت پر کڑی جرح کی۔ اس علاقہ میں کچھ عرب بھی ہیں آپ ان سے بھی ملے اور انہیں تبلیغ کی۔ ٹانگہ کے قیام کے دوران میں مجلس خدام میں آپ نے تقریر کی درس و تدریس کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ اور چند عربوں سے مل کر تبلیغ کی۔ چار دیہات کا دورہ کیا۔ باسٹھ آدمیوں کو تبلیغ کی۔ ستارہ ملاقاتیں کیں۔ چھبیس خطوط آپ نے لکھے۔ چار سو پینسٹھ میل کا سفر کیا۔

مولوی فضل الٰہی صاحب ماہ مئی کا اکثر حصہ نیروبی اروشہ اور دار السلام کے سفر پر رہے۔ اپنے علاقہ میں انہیں جون کے مہینہ میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ گذشتہ جولائی ۴۸ء سے لنڈی کے علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنے علاقہ کے سات دیہات کا دورہ کیا۔ بعض دیہات میں آپ ایک سے زیادہ مرتبہ گئے۔ چار سو اٹھاسی میل کا سفر آپ نے طے کیا۔ ایک تقریر کی جس میں پچاس افریقن نے شمولیت کی۔ اس کے علاوہ سات چیدہ چیدہ افراد سے بھی آپ ملے دو سو دس اشتہارات تقسیم کئے۔ اور ایک سو چھیالیس آدمیوں کو انفرادی طور پر پیغام احمدیت سے واقف کیا تیس شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا۔ احمدیوں کی تعلیم و تربیت میں بھی آپ نے وقت خرچ کیا۔ افریقن معلم جو مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے تین سو آدمیوں تک احمدیت کی خبر پہنچائی۔ ان کی خاص طور پر مخالفت کی گئی۔ اس عرصہ میں تینتالیس افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ کامیابی کے مزید آثار ہیں۔ دعا کی خاص درخواست ہے۔

ٹبورا میں مولوی جلال الدین صاحب قمر اور معلم امری عبیدی صاحب تبلیغی و جماعتی جد و جہد میں مشغول رہے۔ معلم امری صاحب زیادہ تر اپنے وقت کو پریس کے کام میں دیتے ہیں۔ چونکہ یہ مرکزی حیثیت کا مقام ہے۔ اس لئے باہر سے لوگ لٹریچر وغیرہ کے لئے لکھتے رہتے ہیں۔ اس طرح سوالات بھیجتے رہتے ہیں۔ جن کے جوابات اور لٹریچر بھجوانے کا کام اس مشن کے سٹاف کو کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات سوالات کے جوابات پر کئی کئی صفحات لکھنے پڑتے ہیں۔ اور تحقیق کے لئے کافی وقت خرچ ہو جاتا ہے۔ مقامی انڈین و پاکستانی احمدیوں و غیر احمدیوں کے بچوں کو اردو اور قرآن کریم کی تعلیم بصورت کلاس مولوی جلال الدین صاحب روزانہ دیتے ہیں۔

ہر ہفتہ اور اتوار کے دن تین جیلوں میں بھی اخلاقی و مذہبی تعلیم کے لئے ہر دو مبلغ جاتے رہے۔ عام افریقن کے کام کاج میں جو سرکاری محکموں سے یا خط و کتابت یا درخواستوں کے سلسلہ میں ہوں۔ بڑا مشن کا سٹاف ان کی امداد کرتا ہے۔ ریلوے سٹیشن اور ٹرینوں اور مارکیٹ میں اشتہارات کی تقسیم کی جاتی رہی۔ سات تبلیغی خطوط لکھے۔ ایک سو بہتر آدمیوں کو انفرادی تبلیغ۔ اور دو سو چھیاسٹھ اشتہارات مقامی مبلغین نے تقسیم کئے۔ احمدیہ مسجد الفضل ٹبورا میں مولوی جلال الدین صاحب روزانہ بعد صبح و مغرب قرآن مجید و حدیث شریف کا درس دیتے رہے رمضان کے آغاز سے آپ بعد دوپہر قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔ چند عیسائی نوجوانوں نے تین گھنٹہ تک الوہیت مسیح۔ کفارہ اور مسیح کے صلیب سے زندہ اتر آنے پر گفتگو کی۔ اسی طرح ٹبورا کے قریبی دیہات میں عیسائیوں سے آپ نے گفتگو کی۔

Kigwa سے ایک سویڈیش مشنری یورپین احمدیہ مسجد میں آئے اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا۔ ایک مضمون ابنیت مسیح کے متعلق سواحیلی میں لکھا۔ دو آدمیوں نے بیعت کی

کینیا کالونی میں مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل نیروبی میں علی الخصوص اور اس کے ارد گرد کے افریقن حصہ میں کام کر رہے ہیں چار سو باسٹھ اشتہارات تقسیم کئے۔ سات دیہات میں چکر لگا کر چار تقریریں کیں۔ جن میں دو سو پچاس افراد نے آپ سے پیغام حق سنا۔ اس کے علاوہ دیگر ایک سو چھیاسی لوگوں کو انفرادی طور پر اسلام و احمدیت کی تبلیغ کی۔ مولانوں میں ایک تربیتی لیکچر دیا۔ روزانہ مستورات کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے رہے۔ اور جب سے رمضان المبارک کا آغاز ہوا ہے۔ آپ عورتوں میں قبل دوپہر ایک پارہ ترجمہ قرآن سناتے ہیں اور مردوں میں بعد ظہر ایک پارہ کا درس دیتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ چنیوں آپ مکنڈو کے علاقہ میں بھی تبلیغ کے لئے گئے۔

کسموں میں مولوی محمد منور صاحب اور مولوی ولی اللہ شاہ صاحب اس وقت فرائض تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ ہر دو بھائیوں نے تینتیس دیہات کا دورہ کیا چھ تقریریں کیں۔ اور چار سو اکاون افراد کو تبلیغ کی چار سو اکیس اشتہارات تقسیم کئے چھیالیس آدمی اس علاقہ میں اسلام و احمدیت میں داخل ہوئے الحمد للہ۔ مولوی محمد منور صاحب ماہ مئی میں بیس دن نیروبی بعض ضروری کاموں کے سلسلہ میں رہے اور گرد و نواح کے علاقہ میں تبلیغ کرتے رہے۔ پانچ دن کے لئے آپ Makindo کے علاقہ میں بھی تبلیغ کے لئے گئے۔ سات سو باون میل سفر لاری۔ سائیکل اور ٹرین ہر دو مبلغین نے کیا۔ علاقہ میکنڈو میں آپ نے افریقن میں تقریر بھی کی۔ اللھم ایدھم۔ آمین

میر ضیاء اللہ صاحب واقف تجارت اروشہ میں یونیورسل ٹریڈنگ کے نام سے مشن کی تجارت کرتے ہیں۔ آپ اپنے کام کے علاوہ تبلیغی جد و جہد میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ آپ نے اس عرصہ میں دو سو آدمیوں کو نیکی و اخلاق کی تلقین کی۔ دو کان پر آنے والے افریقن Masai قبیلہ کے آدمیوں کو کپڑا پہننے۔ ننگا نہ رہنے کی نصیحت کرتے رہے اور پڑھے لکھے لوگوں کو ہستی باری تعالیٰ اور وحدانیت کے متعلق بتاتے رہے۔ پچاس اشتہار آپ نے تقسیم کئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مشن کی تجارت میں کامیابی کے لئے دعا کریں:۔

شکریہ

مجھے اپنے بچے حمید الدین کی وفات پر جو بتاریخ ۹/۸/۴۹ بروز جمعہ واقعہ ہوئی ہے۔ متعدد دوستوں اور مہربانوں کے خلوص دعا اور ہمدردی سے پُر تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں۔ میں ایسے تمام احباب کو فرداً فرداً جواب ارسال نہیں کر سکا۔ اس لئے بذریعہ اخبار جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ خاکسار کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔"

(صلاح الدین احمد ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

تربیت و اصلاح!

جو شخص مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جاتا۔ اس کے پیر اگر سونے کے بھی بنے ہونگے۔ تو وہ لوہا بن جائے گا۔ بجائے یہ کہ پیتل کو وہ سونا بنا دے (الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۹ء)

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ

تحریک جدید کے وعدوں کا وقت مقررہ کے اندر ادا ہونا نہایت ضروری ہے ورنہ وعدوں کی بنا پر شروع سال میں جو بجٹ تیار کیا جاتا ہے اس کے پورا نہ ہونے سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے وعدوں کی ادائیگی کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

" اگر اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھاتا ہے اور کسی قربانی کیلئے اپنے آپکو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کیلئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو وعدہ کرے ہی نہیں کیونکہ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں کہ تم خوشی سے ایک عہد کرو اور پھر عملی رنگ میں اُسے پورا نہ کرو "

نیز فرمایا :- " جو شخص جس قدر پہلے رقم ادا کرتا ہے اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے "

تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدے اور بقایات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق اپنے اوپر تنگی برداشت کرتے ہوئے بھی جلد سے جلد ادا کر دیں تا بیرونی مشن مالی تنگی سے بے نیاز ہو کر اپنے کام کو جاری رکھ سکیں :-

نائب وکیل المال تحریک جدید

مقام ربوہ کی پناہ

قادیان کے بعد پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مرکز ربوہ ضلع جھنگ ہے۔ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کے متعلق آیا ہے۔ واوینھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین کہ ہم نے مسیح اور ان کی والدہ کو ایک ایسی اونچی زمین کی طرف پناہ دی۔ جو چشموں والی اور قرارگاہ ہے۔ عربی زبان کے محاورہ کے مطابق اوی کا لفظ اس جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جہاں پہلے سخت مصیبت کا سامنا ہو۔ سو جب حضرت مسیح پر یہودیوں کی طرف سے سختی ہوئی۔ اور انہیں حاکم پیلاطوس کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور پھانسی کا حکم حاصل کیا گیا وغیرہ۔ تو اس وقت حضرت مسیح نے اس مقام سے ہجرت کی۔ اور قرآن کریم کے بیان کے مطابق حضرت مسیح اور ان کی والدہ کو ربوہ مقام پر پناہ دی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق یہ ہے۔ کہ وہ مقام سرینگر محلہ خانیار کشمیر ہے۔ اسی طرح مقدر تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کو بھی کوئی سخت ابتلا پیش آئے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کشوف اور رویائے صالحہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک پہاڑی مقام پر ہجرت کی گئی۔ چنانچہ ربوہ جو جماعت احمدیہ کا پاکستان میں مرکز ہے۔ پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔ اور عجیب قربات یہ ہے کہ جیسے آوینھما میں تثنیہ کا صیغہ ہے۔ اور مراد حضرت مسیح اور ان کی والدہ ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی دو وجودوں کو پناہ دی گئی۔ اور باوجودیکہ حضرت ام المومنین عمر کے لحاظ سے اپنے دونوں بھائیوں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سے بڑی ہیں مگر خدا تعالیٰ نے قیام ربوہ تک آپ کو سلامت رکھا۔ تا مطابقت قائم رہے اس بارہ میں خدائی بشارت بھی موجود تھی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

اور "ضرور ہے۔ کہ خدا اس لڑکے (المصلح الموعود) کی والدہ کو زندہ رکھے۔ جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو" (تذکرہ صفحہ ۵۶۵)

(خاکسار قمر الدین مولوی فاضل از ربوہ)

نصرت گرلز پرائمری سکول کو مکان کا عطیہ

سکول ھذا کی اپنی کوئی عمارت نہ تھی۔ رہائشی مکان میں ہی بچیوں کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ اب مکرم حکیم سید حیدر شاہ صاحب (غیر احمدی) نے از راہ مہربانی اپنا ایک پختہ مکان قیمتی ایک ہزار روپیہ سکول کے لئے وقف فرمایا ہے۔ اور باوجود بعض اعزہ کی مخالفت کے قانونی معاہدہ لکھ دینے پر آمادگی کا اظہار فرمایا ہے۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

علاوہ ازیں ایک سو روپیہ سالانہ سائر خرچ کے لئے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جس میں سے کچھ رقم وہ ادا بھی فرما چکے ہیں۔ اس عمارت میں کچھ ردوبدل سکول کمیٹی کی طرف سے کیا جائے گا۔ اور پختہ چار دیواری بنائی جائے گی۔

احباب حکیم صاحب موصوف کی صحت و تندرستی اور بہترین جزا کے لئے دعا فرمائیں۔ سکول کی طرف سے ان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ نیز موسمی بخار کی وجہ سے بیشتر لڑکیاں بیمار ہو گئی ہیں۔ اور جو تندرست ہیں وہ بیمار عزیزوں کی تیمارداری میں مصروف ہیں۔ اس لئے سکول ایک ہفتہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ احباب بچیوں کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار استانی سعیدہ بیگم انچارج معلمہ سکول ھذا)

درخواست ہائے دعا!

۱۔ میری بھتیجی عزیزہ خورشید بیگم قریب چھ ماہ سے پاؤں پر آبلہ پڑ جانے کے باعث بیمار ہے۔ اس کے پاؤں کا اپریشن ہوا ہے۔ اور وہ ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد رمضان از گوجرانوالہ)

۲۔ میری بیوی چند روز سے اچانک بیمار ہو گئی ہے اس کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز میرے والد صاحب بھی اکثر بیمار رہتے ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں (خاکسار محمد لطیف درزی از گوجرانوالہ)

۳۔ میری طبیعت دو تین روز سے ملیریا بخار کی وجہ سے سخت علیل ہے۔ احباب سے التماس ہے۔ کہ خاکسار کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں (حفیظ احمد سٹور مین آرڈیننس ڈپو لاہور کینٹ)

۴۔ میری لڑکی اقبال بیگم شمیم علیل ہے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الحفیظ خان احمدی ویٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

۵۔ میرا لڑکا ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(خاکسار محمد شریف ذاکر واقف زندگی آف مانگٹ اونچے)

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

بعدالت سول جج صاحب شہر جے پور

نمبر و عنوان مقدمہ ۲/۱۰ ء

(فرنجبش و مسماۃ سرداد و مسماۃ عفورا (مدعیان)

بنام

عبد الغنی و عبد القیوم و امتیاز علی (مدعا علیہم)

دعویٰ دخلیابی مکان

بنام:۔ عبد الغنی ولد علی بخش قوم مسلمان ساکن جے پور حال حیدر آباد (سندھ) محکمہ راشننگ معرفت عبد الغفور کنٹریکٹر واضح ہو کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت دخلیابی مکان دائر کی ہے۔ لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء وقت اجلاس اصالتاً یا معرفت وکیل کے حاضر ہو۔ اور جوابدہی دعویٰ کی کرو۔ اور تم کو لازم ہے۔ کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو کہ جن پر تم بتائید جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ اور تاریخ ۵/۱۰/۴۹ کو اپنا بیان تحریری داخل عدالت ہذا ہو کرو۔ تمکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵/۸/۴۹ جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر کیمبل پور

مقدمہ عـ ۱۳۹

غلام حیدر خان شیر خان پسران شاہ ولی خان محمد نواز ولد غلام قوم اعوان سکنہ بھٹو تحصیل فتح جنگ

بنام

اندر جیت سنگھ کھتری ولد مہر سنگھ کھتری ساکن گگھڑ تحصیل فتح جنگ حال مشرقی پنجاب

نوٹس بنام

اندر جیت سنگھ ولد مہر سنگھ کھتری ساکن گگھڑ تحصیل فتح جنگ

مقدمہ عنوان بالا میں مسئول علیہم کے نام کئی بار نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ان کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں کسی نامعلوم جگہ چلے گئے ہیں۔ لہذا ان کے نام نوٹس زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اخبار الفضل لاہور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مسئول علیہم مذکور نے بتقرر اصالتاً وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ ہذا نہ کی۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جائیگی۔ اور ان کی غیر حاضری میں مقدمہ مسموع اور فیصل ہو گا۔ آج بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد اکبر بی اے آنرز ایل ایل بی پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین بہادر ضلع شیخوپورہ

متفرق درخواست نمبر ۳ سال ۱۹۴۹ء۔ دعویٰ مبلغ ۹/۹/۲۹۸۲۰ روپے

دی سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ۔ سائل بنام میسرز دریا سنگھ ولیا سنگھ مرچنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹس شیخوپورہ وغیرہ مسئولعلیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسئول علیہم ترک سکونت کر کے غالباً ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسئول علیہم مقررہ ۱۲/۱۰/۴۹ اصالتاً یا وکالتاً یا مختارِ خاص عدالت ہذا میں حاضر نہ آئے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۹ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

مستورات سے بدسلوکی کے مبینہ واقعہ کی تحقیقات

لاہور ۳ ستمبر۔ کچھ عرصہ ہوا ہز ایکسی لینسی گورنر مغربی پنجاب کو موضع نرواد ضلع لاہور کے مقیم بعض میو مہاجرین کی طرف سے ایک تار موصول ہوا تھا جس میں ایک پولیس افسر کی شکایت کی گئی تھی کہ اس نے ان مہاجرین کی مستورات سے بدسلوکی کی ہے۔ اس سلسلہ میں ہز ایکسی لینسی گورنر مغربی پنجاب نے تحقیقات کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا تحقیقات کے نتیجہ میں حسب ذیل حقائق معلوم ہوئے ہیں:-

۳ اگست ۱۹۴۹ء کو ضلع سیالکوٹ کا ایک پیادہ کانسٹبل مذکورہ گاؤں میں ایک ایسے میو کی تلاش میں آیا جس پر نقب زنی کا الزام تھا بجائے مقامی پولیس تھانہ سے پہلے امداد حاصل کرنے کے اس نے موضع نرواد کا سیدھا رُخ کیا۔ بعض دیہاتیوں نے مزاحمت کی اور کہا جاتا ہے کہ بالآخر انہوں نے سپاہی کو زدوکوب کر کے اس کی وردی والی گٹھڑی لے بھاگے۔ اس واقعہ کے بعد مذکورہ سپاہی نے تھانہ برکی میں جا کر رپورٹ درج کرائی۔ تھانہ برکی کا ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر جائے وقوعہ پر پہنچا اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کانسٹبل کو زدوکوب کرنے والے اشخاص کی گرفتاری کی کوشش کے دوران میں جھگڑا پیدا ہو گیا اس جھگڑے میں بعض عورتیں الجھ پڑیں ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ سب انسپکٹر نے انہیں اپنے بید سے پیٹا۔ یہ الزام کس حد تک درست ہے۔ اور اصل واقعہ کیا ہے۔ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا فیصلہ کوئی قانونی عدالت دے گی۔ بہرحال مقامی دیہاتیوں نے اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا ہے اسسٹنٹ سب انسپکٹر اسی وقت معطل کیا گیا ہے اس کے علاوہ ضلع سیالکوٹ کا اسسٹنٹ کانسٹبل اور ہیڈ کانسٹیبل بھی معطل کیا گیا ہے جس کے متعلق رپورٹ ہے کہ اس نے کانسٹیبل کو مقامی پولیس تھانہ میں پہلے جانے کی بجائے سیدھا موضع نرواد ہی جانے کی ہدایت دے رکھی تھی۔ ایسی کارروائی محکمانہ قواعد کے خلاف تھی۔ ان دونوں ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے۔

چڑیا گھر کا ٹھیکیدار

لاہور ۲ ستمبر۔ شکایتیں پہنچی ہیں کہ چڑیا گھر کا ٹھیکیدار داخلہ ۳ آنے فی کس چارج کرتا ہے حالانکہ داخلہ صرف دو آنے بالغوں کے لئے اور ایک آنہ بارہ سال کی عمر تک کے بچوں کے لئے مقرر ہے۔ چنوں کے پیکٹ خریدنا لوگوں کی مرضی پر منحصر ہے۔ ٹھیکیدار ۱/۲ چھٹانک کا پیکٹ دو پیسہ میں فروخت کر سکتا ہے۔

مسلمان مہاجرین کی جمع شدہ رقوم

لاہور ۲ ستمبر۔ ۲۳ تا ۳۰ اپریل لاہور میں منعقدہ بین المستعمراتی بینکنگ کانفرنس میں طے شدہ فیصلہ جات کے وقت سے مشرقی پنجاب کی انجمن ہائے امداد باہمی کے اداروں میں جو مسلمان مہاجرین جمع شدہ رقوم چھوڑ آئے ہیں ان کی تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ مغربی پنجاب کے محکمہ امداد باہمی کو تقریباً ایک کروڑ روپیہ مالیت کے کفالت نامے ریزرو بینک آف انڈیا نیو دہلی پیش کر دیئے ہیں جنہیں اس بینک نے قبول کر لیا ہے۔

مصر کی نظر میں پاکستان کی وسعت

قاہرہ ۳ ستمبر۔ قاہرہ کے اخبار الاساس نے اپنی آج کی اشاعت میں بتایا کہ مصر کے وزیر خارجہ ہز ایکسی لینسی خشابہ پاشا نے ڈان کے نامہ نگار مقیم لندن سے ملاقات کرتے ہوئے پاکستان کو آزادی دوست کمزور ملکوں سے تعاون کرنے اور مستقل ہمدردی رکھنے پر زبردست خراج تحسین ادا کیا۔ موصوف نے کہا۔ میں پاکستان اور بالخصوص اس کے وزیر خارجہ کی خدمات آزادی خواہ ملکوں کے بارے میں ان کی جدوجہد پر ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسلامی ممالک بالخصوص مصر کی نظر میں پاکستان ایک دنیا حلیف ہے جس کی مثال لوگوں میں جذبۂ عمل پیدا کرتی ہے اور ہمیں یہ دیکھ کر مسرت ہوتی ہے کہ پاکستان اور مصر اپنے مقاصد کے حصول کیلئے دوش بدوش سرگرم عمل ہیں۔ میں پاکستان کی کامیابی ترقی اور شادمانی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

لاہور میں فیڈرل کورٹ کے اجلاس

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ ابھی ابھی یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ فیڈرل کورٹ پاکستان کے اجلاس تا حکم ثانی لاہور میں ہوں گے اس لئے رجسٹری اور فیڈرل کورٹ کا دفتر جو کراچی میں ہے ۱۰ ستمبر کو بند ہو جائے گا اور لاہور ہائی کورٹ کی عمارت میں ۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو پھر سے کھلے گا۔

بین المستعمراتی ریلوے ٹریفک کے لئے نیا بکنگ سسٹم

وزارت مواصلات (ریلوے ڈویژن) حکومت پاکستان نے بین المستعمراتی ریلوے ٹریفک کا نیا بکنگ سسٹم قائم کرنے کے لئے ایک منصوبہ مرتب کیا ہے جس کے تحت ایک مستعمرہ کی بکنگ کرنے والی ریلوے مال و اسباب کا وہ کرایہ وصول کرے گی جو اسے ملنا چاہیئے اور سرحد سے منزل مقصود کے اسٹیشن تک کے کرایہ کی وصولیابی دوسری مستعمرہ پر چھوڑ دے گی۔ (۲) ایک ریلوے سے دوسرے ریلوے تک بکنگ کے موجودہ قواعد کے ماتحت مال بھیجنے والے کو یہ اختیار ہے کہ خراب ہونے والی اشیاء اور ان چند چیزوں کو چھوڑ کر جن کے لئے پیشگی ادائیگی کرایہ لازمی ہے دیگر سامان اور پارسلوں کی بکنگ "ادا شدہ" (PAID) یا "واجب الادا" (TO PAY) کے طور پر کرے۔ پیشگی ادائیگی کا اطلاق مسافروں اور ان کے سامان پر بھی ہوتا ہے۔ (۳) نئے سسٹم میں "ادا شدہ" "واجب الادا" (PAID TO PAY) دونوں طریقوں کو ملا دیا گیا ہے اور سامان بک کرنے والی مستعمرہ بکنگ کے وقت سامان بھیجنے والے اسٹیشن سے سرحد تک کا واجب الادا کرایہ وصول کرے گی۔ اور دوسری مستعمرہ سامان کی حوالگی کے وقت سرحد سے سامان پہنچنے کے اسٹیشن کا کرایہ وصول کرے گی۔ اس سسٹم کا اطلاق مسافروں۔ ان کے ساتھ کے سامان خراب ہونے والی اشیاء وغیرہ اور سرحد پار کی ٹریفک۔ یعنی ایک مستعمرہ کے اسٹیشن سے اسی مستعمرہ کے دوسرے اسٹیشن تک کی ٹریفک جو دوسری مستعمرہ میں سے گذرے اور دوسری تمام ٹریفک پر ہوگا۔

پاکستانی یہودیوں کی طرف سے مبارکباد

کراچی ۳ ستمبر۔ آزادی پاکستان کی دوسری سالگرہ کے موقعہ پر صدر ممبران پاکستان بنی اسرائیل کراچی نے گورنر جنرل پاکستان اور آنریبل وزیر اعظم کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں۔ انہوں نے حکومت پاکستان کو عموماً اور وزیر اعظم کو خصوصاً پاکستان کے جہاز کو مشکلات و مصائب کے شدید طوفان سے کامیابی کے ساتھ نکال لانے پر مبارکباد پیش کی ہے۔

برطانوی ٹریڈ یونین کانگرس کا اجلاس

لنڈن ۳ ستمبر۔ ۵ ستمبر ۱۹۴۹ء کو بارک شائر کے ساحل پر برطانوی ٹریڈ یونین کانگرس کا ۸۱ واں سالانہ اجلاس شروع ہوگا۔ اس میں اسی لاکھ مزدوروں کے تقریباً نو سو مندوب شرکت کریں گے۔ زیادہ تر مباحثے اس بات پر ہوں گے کہ پچھلے چار برس میں جو سبق حاصل کئے گئے انہیں عملی صورت دینے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ کھلے اجلاس میں سخت الفاظ بھی استعمال ہوں گے۔ لیکن مندوبین میں کسی بنیادی مسئلے پر اختلاف رائے پیدا ہونے کی کوئی توقع نہیں۔ نصف سے زیادہ قرار دادیں معاشی صورت حالات اور قومی ملکیت میں آنے والی صنعتوں کے انتظامیہ امور سے تعلق رکھتی ہیں۔

ہر روز ڈاک کے پچاس ہزار تھیلے

لنڈن ۳ ستمبر۔ برطانیہ کے ڈاکخانوں کی تنظیم کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ کھلے تھیلوں کی بہم رسانی مرمت اور تقسیم کے لئے ایک الگ محکمہ قائم ہے۔ کیونکہ ڈاک کی سروس کا جاری رہنا اس پر منحصر ہے چند مراکز اس کام کو سرانجام دیتے ہیں جن کی رہنمائی "بیگ روم" کے سپرد ہے۔ اندازہ ہے کہ ہر روز تر اس دفتر کے زیر اہتمام پچاس ہزار تھیلوں کی ترسیل کا کام ہوتا ہے۔ (ا۔ب۔ا۔س)

ہندوستانی کپڑے کے مقاطعہ کا دن

کراچی ۳ ستمبر۔ کراچی کے تھوک کپڑا بیچنے والے تاجروں کی ایسوسی ایشن ۵ ستمبر کو ہندوستانی کپڑے کے بائیکاٹ کا دن منا رہی ہے۔ ۷ ستمبر کو ایسوسی ایشن کا ایک نمائندہ وفد جو سات ارکان پر مشتمل ہوگا، بذریعہ طیارہ عازم مغربی پنجاب ہو جائیگا تاکہ اس صوبے کے تھوک کپڑے کے تاجروں پر زور دے سکے کہ وہ بھی ہندوستانی کپڑے کا مقاطعہ کریں۔ کیونکہ پاکستان کے بارے میں ہندوستان کا طرز عمل بے حد معاندانہ ہے۔

مغربی پنجاب میں بارش

لاہور ۳ ستمبر۔ موصولہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ راولپنڈی جہلم۔ گجرات اور گجرانوالہ کے اضلاع میں دو ہفتے تک شدت کی گرمی پڑنے کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی۔ ابھی تک گجرات اور جہلم کے بازاروں میں پانی کھڑا ہے۔

قضیہ کشمیر کے تصفیہ سے پہلے ہندوستان کو سلامتی کونسل کا ممبر نہ بنایا جائے

وزیر خارجہ پاکستان کا بیان

کراچی ۳ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے ان مساعی پر سخت اعتراض کیا جو ہندوستان کو سلامتی کونسل کا رکن چنے جانے کے سلسلے میں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کشمیر کا مسئلہ حل ہو گیا ہوتا تو پاکستان اس بات پر کبھی اعتراض نہ کرتا۔ برطانیہ تو ہندوستان کے حق میں ووٹ دے گا۔ لیکن امریکہ کے رویہ کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ چوہدری صاحب نے مزید کہا "ہندوستان کے لئے یہ بادتار رستہ یہی تھا کہ وہ اس وقت تک سلامتی کونسل کا رکن بننے کی کوشش نہ کرتا جب تک کہ کشمیر کا اہم مسئلہ حل نہ ہو جاتا۔ وزیر خارجہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کو اس بات کی تشویش ہے کہ ہندوستان بھی ججوں میں جگہ لے لے گا۔ جو ممالک ہندوستان کو سلامتی کونسل کا رکن بنوانے کی کوشش کر رہے ہیں انہیں یہ ضروری نکتہ نہیں بھولنا چاہیئے۔

صدر ٹرومین کی اپیل کے متعلق ہندوستان کا ردعمل

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ صدر ٹرومین نے تنازعہ کشمیر کے سلسلے میں حکومت ہند سے جو اپیل کی ہے اس کے متعلق حکومت کا ردعمل ایک ہفتے تک معلوم ہو سکے گا۔ کیونکہ اس وقت تک پنڈت نہرو دبمبئی میں سردار پٹیل سے اس معاملہ میں مذاکرہ کریں گے۔